شرک کی صورتیں

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

غیر اللہ کے لیے ذبح:

جانور ذبح کرنا عبادت ہے، جو غیر اللہ کے لیے جائز نہیں۔ لہٰذا اللہ کے علاوہ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾

(الأنعام: ١٦٢-١٦٣)

''کہہ دیجئے! میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے، جو سب جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب پہلا مطیع و فرمانبردار ہوں۔''

اس آیت کریمہ میں ''نسک'' سے مراد ذبیحہ ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ آپ (نبی کریم ﷺ) کو حکم فرما رہے ہیں کہ وہ ان مشرکین کو بتا دیں، جو غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں

کہ آپ اس عمل میں ان کے مخالف ہیں، آپ کی نماز بھی اللہ کے لیے اور آپ کی قربانی بھی اس کے نام پر ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورت کوثر میں بھی آپ ﷺ کو فرمایا: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(الْكَوْثر : ٢) ''اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔'' یعنی اپنی نماز اور قربانی خالص اسی کے لیے کیجیے، چونکہ مشرکین بتوں کی عبادت کرتے اور ان کے لیے جانور ذبح کرتے تھے، لہٰذا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کام میں ان کی مخالفت کرنے اور اپنا ارادہ، نیت اور عزم اللہ کے لیے خالص کرنے کا حکم دے دیا۔''

(تفسیر ابن کثیر : ٣٧٧/٣)

❁ زہری رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ : ﴿وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾(البقرة : ١٧٣) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اَلْإِهْلَالُ أَنْ يَقُولُوا : بِاسْمِ الْمَسِيحِ .

''پکارنا یہ ہے کہ کہا جائے: مسیح کے نام پر۔''

(تفسير عبد الرّزّاق : ٦٥/١، وسندهٗ صحيحٌ)

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہی جانور حرام ہے، جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے، جبکہ وہ جانور حرام نہیں، جسے غیر اللہ کی نذر و نیاز کے لیے ذبح کیا جائے، یہ باطل ہے، جس جانور کو اللہ کے علاوہ کسی کے لیے منسوب کر دیا جائے، اسے کھانا حرام ہے، اگرچہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے، یا نہ لیا جائے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ غیر اللہ کے لیے ذبح کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ﴾(المائدة : ٣)'' جو کچھ غیر

اللہ کے لیے پکارا جائے (حرام ہے)'' سے مراد ظاہری طور پر غیر اللہ کے لیے ذبیحہ ہی ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں کے لیے ذبیحہ ہے، جب یہ مقصود ہو، تو زبان سے کہنا یا نہ کہنا برابر ہیں۔ ایسے ذبیحہ کی حرمت اس ذبیحہ سے بڑی ہے جسے ذبح تو گوشت کے لیے کیا جائے، لیکن نام ذبح کے وقت مسیح کا لیا جائے، اسی طرح جو ہم اللہ کے تقرب کے لیے اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہیں، وہ اس ذبیحے سے بڑھ کر پاکیزہ ومقدس ہے، جسے ہم اللہ کے نام پر گوشت کے لیے ذبح کریں، کیونکہ نماز اور قربانی کی صورت میں اللہ کی عبادت دیگر امور کے شروع میں اس کا نام لینے سے بڑی عبادت ہے، جب وہ جانور حرام ہے، جسے مسیح یا کسی ستارے کا نام لے کر ذبح کیا جائے، تو وہ ذبیحہ بالاولی حرام ہوگا، جسے مسیح یا ستارے کے لیے ذبح کیا جائے، اس بحث سے آپ کو معلوم ہو جائے گا، اس شخص کی بات مردود ہے، جو کہتا ہے کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جانے والا جانور تو حرام ہے، لیکن غیر اللہ کے لیے ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں، جیسا کہ ہمارے اصحاب اور دوسرے لوگوں کے ایک گروہ کا کہنا ہے، بلکہ اگر اس کے الٹ کہا جاتا، تو اس سے زیادہ مناسب ہوتا، کیونکہ غیر اللہ کی عبادت، غیر اللہ سے مدد مانگنے سے بڑا کفر ہے، لہٰذا اگر غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے جانور ذبح کیا جائے، جیسا کہ اس امت کے منافقوں کا ایک گروہ کرتا ہے، تو یہ حرام ہوگا، اگرچہ اس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام ہی لیا جائے، یہ لوگ ستاروں کے تقرب کے لیے جانور ذبح اور خوشبوئیں وغیرہ نذر کرتے ہیں، اگرچہ یہ لوگ تو ہیں ہی مرتد، ان کا ذبیحہ کسی صورت میں حلال نہیں، لیکن اس

ذبیحہ میں دو خرابیاں جمع ہو گئی ہیں؛ ① یہ غیر اللہ کے لیے ذبح کیا گیا ہے۔ ② یہ مرتد کا ذبیحہ ہے۔''

(اقتضاء الصّراط المستقیم: ۲/٥٦٣ـ٥٦٤)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁